صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 23 اپریل 2019ء بمطابق 17 شعبان 1440 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیمِ۔

فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّۃُ الۡکُبۡرٰی O یَوۡمَ یَتَذَکَّرُ الۡاِنۡسَانُ مَا سَعٰی O وَبُرِّزَتِ الۡجَحِیۡمُ لِمَنۡ یَّرٰی O فَاَمَّا مَنۡ طَغٰی O وَاٰثَرَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا O فَاِنَّ الۡجَحِیۡمَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی O وَاَمَّا مَنۡ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَ نَہَی النَّفۡسَ عَنِ الۡہَوٰی O فَاِنَّ الۡجَنَّۃَ ہِیَ الۡمَاۡوٰی O یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ السَّاعَۃِ اَیَّانَ مُرۡسٰہَا O فِیۡمَ اَنۡتَ مِنۡ ذِکۡرٰىہَا O اِلٰی رَبِّکَ مُنۡتَہٰىہَا O اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُنۡذِرُ مَنۡ یَّخۡشٰىہَا O کَاَنَّہُمۡ یَوۡمَ یَرَوۡنَہَا لَمۡ یَلۡبَثُوۡۤا اِلَّا عَشِیَّۃً اَوۡ ضُحٰىہَا۔

(ترجمہ): پھر جب وہ ہنگامہ عظیم برپا ہوگا۔ جس روز انسان اپنا سب کیا دھرا یاد کرے گا۔ اور ہر دیکھنے والے کے سامنے دوزخ کھول کر رکھ دی جائے گی۔ تو جس نے سرکشی کی تھی۔ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تھی۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانا ہوگی۔ اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا تھا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا تھا۔ جنت اس کا ٹھکانا ہوگی۔ یہ لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ آخر وہ گھڑی کب آکر رہیگی؟۔ تمھارا کیا کام کہ اس کا وقت بتاؤ۔ اس کا علم تو اللہ پر ختم ہے۔ تم صرف خبردار کرنے والے ہو اور ہر اس شخص کو جو اس کا خوف کرے۔ جس روز یہ لوگ اسے دیکھ لیں گے تو انہیں یوں محسوس ہوگا کہ دنیا میں یا حالت موت میں یہ بس ایک دن کے پچھلے پہر یا اگلے پہر تک ٹھہرے ہیں۔ **صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔**

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

Mr. Bahadar Khan: Point order, Sir!
Mr. Speaker: Leave applications, leave applications----
Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: Point order, Speaker Sahib!
Mr. Speaker: Leave applications, leave applications.

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جناب فیصل امین خان گنڈاپور، ایم پی اے آج کے لئے، جناب قلندر خان لودھی صاحب آج کے لئے، محترمہ عائشہ بانو، ایم پی اے صاحبہ آج کے لئے، حاجی انور حیات خان، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ سمیرہ شمس صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب آغاز اکرام اللہ صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، مولانا لطف الرحمان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، فیصل زیب خان، ایم پی اے آج کے لئے، حمیرہ خاتون صاحبہ، ایم پی اے 04-17 کے لئے، Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب بہادر خان: پوائنٹ آف آرڈر، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: باری باری کریں، شہرام خان نہیں آئے، شہرام خان نہیں آئے، دیتا ہوں میں ٹائم، سب کو دیتا ہوں، ذرا منسٹرز صاحبان کو پہنچنے دیں، آگیا ہے؟ وہ آگیا ہے، آگیا ہے شہرام خان پہلے سے ادھر ہی تھے، آگیا ہے، بنگش صاحب بھی آگئے ہیں، سارے آرہے ہیں۔ (مداخلت) کرتے ہیں۔ جی، نگہت اورکزئی صاحبہ! آپ کرلیں، اس کے بعد آپ کرلیں۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! بڑے افسوس کی بات ہے اور بڑی مذمت کی بات ہے کہ بلوچستان میں پھر ایک دفعہ جس طریقے سے خون کی ہولی اور خون کی ندیاں بہائی گئیں جناب سپیکر صاحب! یہ ہمارا قومی مسئلہ ہے اور یہ انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ کے لئے ایک سوالیہ نشان ہے کہ انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ کے جو لوگ ہیں، وہ اسے شیئر نگ کیوں نہیں کرتے ہیں کہ چودہ لوگ، اور ان کو ایک ایک کر کے اتارا گیا Bus سے اور ان کا شناختی کارڈ دیکھ کر پھر ان کو شہید کیا گیا۔ جناب

سپیکر صاحب! یہ تمام ترناکامی ہمارے انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ کی ہے۔ جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہتی ہوں، یہ تمام ترناکامی ہماری انٹیلی جنس ڈیپارٹمنٹ کی ہے اور یہ لوگ جو کہ کوسٹل ہائی وے پر مارے گئے ہیں جناب سپیکر صاحب! ان کے باقاعدہ شناختی کارڈز دیکھ کران کو نیچے اتارا گیا اور ان کو شہید کیا گیا، ہم اس کی مذمت بھی کرتے ہیں پورا ہاؤس اور جناب سپیکر صاحب! پہلے بھی اس پہ مذمتی قرارداد نہیں آسکی، وہ مذمتی قرارداد لانا چاہتے ہیں۔ دوسری جناب سپیکر صاحب! کل ایک سازش ہوئی ہے پشاور میں کہ اس سازش میں مجھے نہیں پتہ کہ کون شریک ہے کہ پولیو کے قطرے پلانے سے بچوں کی جو حالت غیر ہوئی ہے اور اس میں مجھے ایک سازش کی بو آتی ہے کہ جیسے سازش کے طور پر ان کو ایسے قطرے پلائے گئے کیونکہ اگر یہ پولیو جو ہے، ہمارے ملک میں اگر زیادہ ہو جاتا ہے خدانخواستہ تو جناب سپیکر صاحب! ہمارا ملک جو ہے Traveling کرنے پہ اس پہ پابندی لگ جائے گی۔ جناب سپیکر صاحب! اس میں میرا خیال ہے خوشدل خان صاحب بھی بات کریں گے کیونکہ وہ مجھ سے بہتر طور پر اس کو جانتے ہیں کیونکہ ان کے علاقے میں یہ واقعہ ہوا ہے تو وہ بہتر طور پر آپ کو Explain کریں گے لیکن یہ ایک سازش کے طور پر ہوا ہے کہ یہاں پہ پولیو کے قطرے پلانا بند ہو جائیں اور پاکستانیوں پہ باہر جانے کی، Traveling پہ پابندی لگ جائے تو یہ ایک باقاعدہ سازش ہے اور محکمہ ہیلتھ کو اس سازش کو بے نقاب کرنا ہوگا۔ تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بہادر خان صاحب! بہادر خان صاحب! آپ بھی اسی موضوع پہ بات کرتے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں، یہ اپنے۔۔۔۔

جناب سپیکر: پھر وہ الگ کرلیں، پولیو ختم کرلیں پھر آپ کرلیں۔ آپ پولیو پہ کرنا چاہتے ہیں، خوشدل خان صاحب! آپ پولیو پہ۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ہاں ہاں۔

جناب سپیکر: آپ کرلیں۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! ستا سو ډیره مننه، ډیره مهربانی۔ کل جو واقعہ ہوا ہے، وہ پولیو کے بارے میں بہت افسوسناک ہے جس کی وجہ سے تقریباً سارا ڈسٹرکٹ پشاور پریشان اور افسوسناک حالت میں تھے، بچوں سے لیکر بوڑھے اور تمام خاندان، میری معلومات کے مطابق جہاں ماشوخیل گاؤں ہے موضع، جو کہ ہمارے بھائی صلاح الدین کے حلقے میں

آ تا ہے، وہ بھی بات کریں گے اس پر، ماشوخیل ایک موضع ہے تو وہاں پر مطلب یہ قطرے پلائے گئے اور وہاں سے دو تین بچوں کو، مطلب ہے وہ Ineffective ہو گئے یا کچھ اثرات ایسے آ گئے کہ ان کو ہسپتال لے گئے لیکن کسی نے بدنیتی سے اس واقعے کو Misuse کیا، Exploit کیا جس کی وجہ سے سوشل میڈیا پر کچھ بیانات ایشو ہوئے ہیں، کچھ میڈیا نے ویسے وہ کر لیا کہ لوگ حیران ہو گئے کہ یہ اعلان چل گیا کہ جن بچوں کو قطرے پلائے گئے، ان کو چوبیس گھنٹے کے اندر اندر ہسپتال پہنچا دیں ورنہ یہ مر جائیں گے، تو یہ سارے مطلب ہے پروپیگنڈے ہو گئے ہیں لیکن سر! اس میں کچھ حقیقت بھی ہے کہ سر! ہمارا علاقہ پشاور کے ساتھ بہت نزدیک ہے لیکن بجلی سے محروم ہے، وہاں پر ہفتوں ہفتوں بجلی نہیں ہوتی کیونکہ جب میں نے یہ ٹیبل دیکھ لیا ان کا، تو تین چیزیں ہوتی ہیں یا Expire فرض کیا In case یہ کیس ہے کہ Expire نہیں ہے تو پھر یہ ہے کہ جو وہاں پر ورکرز ہیں جنہوں نے Administer کیا ہے، انہوں نے اچھے طریقے سے نہیں کیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان کے لئے ٹمپریچر کی بہت ضرورت ہوتی ہے، ٹمپریچر یہ ہے کہ کولڈ، یہ برف میں ہوتی ہے، تو وہاں پر جو ہفتوں ہفتوں بجلی نہیں ہوتی ہے، ہماری ڈسپنسریوں میں ریفریجریٹرز نہیں ہوتے ہیں، وہاں پر فریج نہیں ہوتے ہیں تو میرے خیال میں اس وجہ سے کچھ مطلب ہے ایسی کمی بیشی آئی ہے جس کی وجہ سے وہیں دو تین بچوں کو نقصان پہنچا ہے، باقی پروپیگنڈے تھے تو اس کے لئے اگر حکومت یہ کہہ رہی ہے اور ہم بھی کہہ رہے ہیں، اگر یہ سازش ہے تو پھر اس سازش کو بے نقاب کرنا چاہیئے۔ دوسری سر! میں نے آج ہی اخبار میں یہ پڑھا ہے کہ انہوں نے ایک دس رکنی کمیٹی بنائی ہے جس کے چیئرمین ڈی سی، ڈپٹی کمشنر ہے تو میری یہ Proposal ہو گی اور ہاؤس کی طرف اور آپ سے بھی کہ اس میں مطلب ہے PK-70 اور PK-71 کا نمائندہ ضرور ہونا چاہیئے تاکہ ہمیں بھی پتہ چل جائے کہ وہاں پر یہ ایسا کیوں ہو گیا؟ بہت سارے لوگ اور ہم تقریباً گیارہ بجے تک ہسپتالوں میں تھے، گیارہ بجے تک ہسپتالوں میں تھے، بہت رش تھا، دوائیاں نہیں مل رہی تھیں اور ایسے حالات تھے کہ جس طرح مطلب ہے قیامت ہے اس طرح، تو سر! میری یہ Proposal ہے، سینئیر منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، چاہیئے یہ تھا کہ آج وزیر صحت بھی تشریف لاتے لیکن وہ نہیں آئے ہیں تو یہ میری Proposal ہے کہ یہ جو کمیٹی بنی ہے دس رکنی، اس میں PK-70 اور 71 کے نمائندے ہونے چاہیئے اور اگر یہ نہ کر لیں تو پھر یہ رپورٹ ہمیں منظور نہیں ہو گی کیونکہ یہ تو اپنی رپورٹ تیار کریں گے، عوامی رپورٹ نہیں ہو گی، تو پھر وہ رپورٹ ہمیں منظور نہیں ہو گی اور پھر اس کے بارے میں ہم علاج کے لئے بات بھی کریں گے کیونکہ اب

بھی بہت سے لوگوں میں، وہ ہم نے پھر بھی کنٹرول کر لیا، ہم نے ان کو اعلانات کئے کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے، یہ سازش کی بات ہے، آپ چلے جائیں، ہم ذمہ لیتے ہیں کہ بچوں کو کچھ بھی نہیں ہو سکتا اور نہ ہو گیا ہے سر! تو یہ بہت ضروری بات ہے، اس پر، مطلب ہے یہ شہرام ترکئی صاحب بھی تشریف فرما ہیں، چاہیئے یہ تھا کہ وزیر صحت خود ہوتے تو وہ اچھی طرح بیان کرتے کیونکہ ہم نے پریس کانفرنس تو اس کی دیکھی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: لیکن آج وہ نہیں آئے۔ تھینک یو سر۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ بھی اسی موضوع پہ۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: جی۔

جناب سپیکر: عنایت اللہ خان صاحب!۔۔۔۔۔

جناب صلاح الدین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ بول لیں۔ جی، عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! چونکہ میں ہیلتھ منسٹر رہا ہوں اور مجھے اس مسئلے کی Gravity کا پتہ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ہمارے زمانے میں عدالتوں کے اندر کیسز چلے گئے اور اسمبلی میں بات ہوتی تھی کہ اس میں Infertility کے Ingredients ہیں اور یہ جو تاثر پھیلایا گیا، اس کو Kill کرنے کے لئے ہمیں اس کے تجزیے کرنے پڑے، لیبارٹری کے اندر اس کے Samples بھیجنے پڑے، اس کے لئے ڈاکٹروں کی بڑی بڑی کیمٹیاں بنانی پڑیں اور اس وقت اس Perception کو اور اس تاثر کو ہم نے Kill کر دیا، یعنی منسٹر کی حیثیت سے اس وقت میں نے جو باتیں Feel کی تھیں کہ پاکستان اور افغانستان اور اس وقت نائجیریا، مجھے اب Latest، میں Current نہیں ہوں کہ نائجیریا کی کیا پوزیشن ہے لیکن پاکستان اور افغانستان دنیا کے اندر واحد دو ممالک ہیں جہاں پولیو وائرس اب بھی موجود ہے اور دنیا سے ختم ہو چکا ہے۔ لوگ اکثر پوچھتے ہیں کہ دنیا دلچسپی کیوں لیتی ہے، دنیا دلچسپی اس لئے لیتی ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ پوری دنیا غیر محفوظ ہے کہ جب تک پاکستان اور افغانستان کے اندر پولیو وائرس موجود ہے تو پوری دنیا غیر محفوظ ہے، اس لئے پوری دنیا اس کے اندر دلچسپی لیتی ہے۔ یہ بڑا سیریس ایشو ہے، جب ہم

سعودی عرب جاتے ہیں تو سعودی عرب Adults کو بھی قطرے پلاتے ہیں حالانکہ Adults میں اس وقت اثر ہی نہیں ہوتا ہے اور جو میڈم نے کہا کہ اگر ہم اس کو سیریس ہی نہیں لیں گے اور لوگوں کا Confidence build نہیں کریں گے تو پاکستان کے اوپر Travel ban لگ سکتا ہے۔اس لئے جو کل کا واقعہ ہوا ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟ لیکن اس سے ایک بہت بڑا نقصان ہو گیا ہے اور آج میں مختلف لوگوں سے سن رہا تھا کہ ہم اپنے بچوں کو پولیو کے قطرے نہیں پلائیں گے، یہ بڑا Dangerous ہے، Refusal already ایک مسئلہ تھا ہمارے ہاں، Refusal، شہرام خان ہیلتھ منسٹر رہے ہیں، ان کو یہ بات معلوم ہے کہ Refusal already ہمارے اس صوبے کے اندر ایک مسئلہ تھا اور ایک Reason ہے کہ جس کی وجہ سے پولیو وائرس ختم نہیں ہو رہا ہے، وہ Refusal تھا، اس کے بعد Refusal مزید بڑھے گا، یہ Panic پھیلائی گئی ہے چاہے وہ Cold chain کا مسئلہ ہو، چاہے کسی کی Negligence کا مسئلہ ہو، چاہے Reaction ہو لیکن اس بات کو Simply کسی ڈپٹی کمشنر کی کمیٹی بنا کے Kill نہیں کیا جا سکتا ہے، یہ بہت بڑا ایشو ہے کیونکہ پولیو اب ایک انٹر نیشنل سبجیکٹ ہے، پوری دنیا اس کے اوپر دلچسپی لے رہی ہے اور دنیا اس کے پیچھے لگی ہوئی ہے کہ پولیو کو ہم ختم کریں۔اس لئے میں تو Recommend کروں گا کہ کوئی ہائی لیول کی Facts finding Committee بنائی جائے اور اس کی رپورٹ بھی چونکہ مسئلہ ہاؤس کے اندر اٹھا ہے تو ہاؤس کو بھی اس سے آگاہ کیا جائے اور ظاہر ہے ہم حکومت کو اس بات میں Politicize نہیں کریں گے، یعنی میں نے سچی بات ہے سوشل میڈیا پہ اس حوالے سے کوئی Negative چیز اس لئے نہیں دی کہ مجھے اندازہ ہے کہ یہ بات بڑی Important ہے اور ہم سب As a nation stigmatize ہوں گے، اس لئے حکومت کو Concrete steps اٹھانے ہوں گے کہ اس واقعہ کی تہہ تک پہنچا جائے کہ حقیقت کیا ہے، کیا جو Reaction ہوئی ہے، وہ Cold chain کی وجہ سے ہوئی ہے، کیا ویکسین کے اندر کوئی مسئلہ ہے، اس کی وجہ سے ہوئی ہے اور جو بعد میں Panic پھیلی ہے، وہ کیوں پھیلائی گئی ہے؟ یہ ساری چیزیں دیکھنے کی ضرورت ہے اور پھر لوگوں کی Confidence کو، Trust level کو Build کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ جو Refusal کا سلسلہ ہے جو کہ اس کے نتیجے میں بڑھے گا تاکہ وہ کم ہو۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ صلاح الدین خان صاحب!

(مداخلت)

جناب سپیکر: When he speaks on this issue، اس کے بعد پھر بعد میں پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں۔ صلاح الدین خان صاحب!

Mr. Salahuddin: Thank you, Mr. Speaker Sir. Instead of saying or speak in English today I would like to speak in Pushto, straightforward.

مسټر سپیکر! پرون چې کومه واقعه شوې ده، هغه زما د علاقې نه Originate شوې وه او هلته د اول نه مونږه هم دلته په فلور باندې هر وخت به وئیل خو د یو نیم په ذهن بس دپاسه تیره شی، غوږ ورباندې څوک نه ګروی، وائے وری چې دا زه د Day one نه چې راغلے یم، هم دغه وایم چې دا د Militancy په حوالې سره Worstly affected area ده خو هغه څوک آؤری نه، حکومتی واکداران په دې غوږ نه ګروی۔ پرون چې کومه واقعه اوشوه، مونږه وراغلو هاسپټل ته، اوس دیکښې څومره صداقت دے، دا خو به چې کله کمیټی کښینی او مونږ ورکښې یو او مونږ هم واؤرو چې څه چل شوے دے خو چې زه هاسپټل ته لاړمه او هلته کوم Chaotic situation وو حکومت سره، دغه د حکومتی نا لائقئ، نا اهلئ او نکما پن بد ترین مثال وو۔ زه چې وارډز ته وراغلم مونږ چې دغه هاسپټل اوکتلو یو الغاؤ تلغاؤ وو، یو Complete chaotic situation وو، ډاکټر نه پوهیدو چې زه څه چل اوکړمه او پیرامیډیکس هم نه Explain کولو، خلقو جهګړه جوړوله، هغوی مو Calmdown کړل، چا پولیس سره جهګړې کولې، حکومت سره داسې هیڅ یو پلان نه وو، ډیر په افسوس سره وایمه چې دلته زه ناست وې نو ما سره به یو پلان وو چې ایمرجنسی راشی نو How to deal with emergency? I should have had a contingency plan، ټهیک ده چې الله د اوکړی چې دغسې نه وی، الله د اوکړی چې دغه دروغ وه، دا یو Rumor وه خو که In case دا ټهیک وی نو ما په خپلو سترګو او ما سره ډیر ګواهان دی چې په یو Bed کښې، هغه د یو تن د پاره وی، په هغې کښې پینځه شپږ ماشومان پراته وو او هغه ټول زما د علاقې وو، اوس Reality of the matter چې هر څه وو، د دې سیچویشن سره به In future څنګه Tackle کوی، دوئ به بیا څنګه را اخلی او اول دې حد ته دا خبره لاړه ولې او چې څنګه زما مشر خوشدل خان اووئیل چې که زه او هغه د هغه ځائی Elected خلق، که

مونږ ورکښې ناست نه یو نو زما د علاقې خلقو ته به څنګه پته لګی چې څه رشتیا وو او دا مسئله دلته راغله ولې؟ نو که زه بیا وایم زما ملګری به خفه شی خو د نا اهلئ او نکما پن یو انتها وه، دا سیچویشن به راتلو ولې که د اول نه Measures اخستے شوی وے چې داسې خبرې رانشی۔ مسټر سپیکر سر! زه شهرام خان نه هم، زه نورو ملګرو نه هم، ټول زمونږ ملګری دی، مونږ ورته دا وایو چې دغه کمیټی چې کومه جوړیږی یا جوړه شوې ده نو هغې کښې مونږه هم کښینوئ چې مونږ ته هم پته اولګی چې غلطی چا کړې وه او څنګه ئې کړې وه؟ مسټر سپیکر سر! یواځې دا نه ده مونږ هر وخت څنګه چې خوشدل خان اووئیل، مونږ د بجلئ مسئله رااخلو خو زمونږ څوک اؤری نه، یو ایم پی اے چې زما نه مخکښې د دغې علاقې ایم پی اے پاتې شوے وو-----

جناب سپیکر: تھینک یو، صلاح الدین صاحب! آپ کا پوائنٹ آگیا۔ شہرام خان ترکئی صاحب!

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): بابک صاحب څه وائی جی؟

جناب سپیکر: جی بابک صاحب------

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا صلاح الدین! آگیا ناآپ کا، بابک صاحب کچھ بات کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سردار حسین: شکریه جناب سپیکر۔ د پولیو په حواله باندې جناب سپیکر! پرون هم ټوله ورځ او نن میډیا کښې هم خبرونه راغلی دی او په هغې باندې خو حقیقت دا دے چې د اپوزیشن ممبرانو ډیر Logical point سره خبره اوکړه او حقیقت هم دغه دے۔ جناب سپیکر! دا بد قسمتی ده چې په دې ټول Belt کښې ظاهره خبره ده د پروپیګنډې عنصر په دې پرونئ واقعه کښې شامل دے خو که مونږ لږ ماضی ته لاړ شو جناب سپیکر! دا ډیر مخکښې جماتونو نه به اعلان کیدو، کوم ذکر چې عنایت الله خان اوکړو چې د پولیو دا ډراپس چې دی، د دې دا خراب اثرات دی او باقاعده یو منظم کوشش به روان وو، د پولیو ډراپس خلاف مهم به روان وو۔ جناب سپیکر! که بیا مونږ د هغې نه لږ مخکښې راشو نو بیا داسې کیده چې په دې ټوله خاوره کښې به د پولیو ورکرز چې دی هغه

ټارګټ شوی دی او ډیر زیات پولیو ورکرز چې دی هغه شهیدان شوی دی جناب سپیکر! او دا مونږ ټول منو چې پولیو دلته ډیر لوئې مرض دے، ډیر لوئې مرض دے او د هغې په وجه باندې جناب سپیکر! څنګه چې ذکر هم اوشو چې بهر د نیا ته مونږه ځو نو د سرټیفیکیټ ضروری وی خو دا ډیره زیاته عجیبه خبره ده جناب سپیکر! چې دا دومره لوئې مرض دے او دا دے نو آیا دا ضروری نه ده، دا خو د ټولو نه لوئې ضرورت دے، یعنی زمونږ ملک ایټم بم خو جوړوی خو د پولیو ویکسین نه جوړوی نو سړے حیران شی چې بیا ضرورت ایټم بم جوړولو ته دے او که ضرورت بیا دې ویکسین ته دے؟ او بیا د دې نه منسټر صاحب انکار نشی کولې جناب سپیکر! چې دا کوم ویکسین مونږ سره بهر د نیا نه سوالی راځی، خیراتی راځی، مونږ د هغې ټمپریچر هم Maintain نشو ساتلے۔ جناب سپیکر! دیکښې هیڅ شک نشته چې پرون پروپیګنډه شوې ده خو دا هم یو حقیقت دے چې دا کوم پولیو ورکرز دی، د هغوی Capacity نشته، دلته نوټیفیکیشن جاری شی، وائی ټولو استاذان به د پولیو ویکسین چې دی، دا دغه چې دی دا ډراپس، دا به ماشومانو ته ورکړی۔ اوس سوال دا دے چې د هغوی تربیت نشته، د هغوی Capacity نشته، د ویکسین ټمپریچر چې کوم Maintain ساتل پکار دی Internationally یا د هغې Technically یا Medically چې کوم ټمپریچر د هغې Maintain ساتل پکار دی۔ جناب سپیکر! دیکښې هیڅ شک نشته چې دا مونږ منو، بنه کهلاؤ وایو چې دا د هغه سازش یا د هغه کوشش تسلسل دے چې په دې خاوره کښې په جسمانی توګه باندې خلق معذوران شی، خدائے مه کړه خو بل طرف ته حکومت پخپله کمزوری منی، پکار دا ده چې دا ویکسین یا دا ډراپس په کوم ځائې کښې پراته وی چې هغه ځائې Secure وی او چې کوم ټمپریچر پکار دے چې هغه ټمپریچر ورته Available وی او چې کومه Capacity د ورکر پکار ده، پکار ده چې هغه ټریننګ او هغه Capacity د هغه ورکرز وی، چیک پرې وی، بالکل Side effects ئې شوی دی، چاپیره ئې شوی دی خو په کوم شکل باندې چې پروپیګنډه شوې ده جناب سپیکر! دا صرف دلته د پولیو ډراپس نه د منع کولو د پاره بیا یو سازش دے او دا سازش چې څنګ خوشدل خان خبره اوکړه، تاسو یو ټیکنیکل کمیټی جوړه کړې ده، هغه Elected خلق چې دے، هغه

هم كه تاسو دغه كميټۍ كښې واخلئ كم از كم پته به اولګى چې دا كار چا كړے دے او پكار ده چې حكومت د هغې خلاف ايكشن هم واخلى او چې كومې كمزورئ وى، د هغې آزاله هم او كړى چې بيا Side effect هم نه راځى او داسې پروپيګنډې هم نه راځى۔

جناب سپیکر: تھینک یو بابک صاحب۔جناب شہرام خان ترکئی صاحب!

سردار اورنگزیب: جناب سپیکر! میں بھی اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کوئی اور پوائنٹ آف آرڈر لے لیں، یہ اب ختم کرنے دیں کیونکہ ایجنڈا رہ جائے گا، اس کے بعد میں آپ کو دے دیتا ہوں۔ (مداخلت) بس ہو گئی، اس پہ تو ساری بات ہو گئی ہے پولیو کے اوپر اور۔۔۔۔

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): یہ حکومت، یہ ایم پی ایز کرتے ہیں، نلوٹھا صاحب! یہ کونسی بات ہو گئی مسلم لیگ کی طرف سے، یہ بابک صاحب نے کر دی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو پتہ ہے پوائنٹ آف آرڈر پہ ڈیبیٹ نہیں ہوتی پھر بھی چار پانچ لوگ بول چکے ہیں۔

وزیر بلدیات: پھر تو جمعیت نے بھی نہیں کی، نہیں نہیں، ویسے ہی لگے ہوئے ہیں، پھر تو جمعیت نے بھی نہیں کی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر بلدیات: چلیں، ہم نے سن لیا، بس ہو گئی ہے، بات ہو گئی ہے۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب: چھ ممبرز ہیں، مسلم لیگ ایک پارٹی ہے، اس کی نمائندگی ہے، مہربانی کر کے اس دن بھی ڈپٹی سپیکر صاحب نے مجھے ٹائم نہیں دیا تھا اور ہمیں مجبوراً واک آؤٹ کرنا پڑا تھا۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب: شکریہ جناب سپیکر صاحب! میں کوئی لمبی بات نہیں کروں گا، میں صرف یہ کہوں گا کہ دنیا میں صرف چند ممالک ہیں جن میں ابھی تک پولیو کا وائرس موجود ہے اور ان میں ایک پاکستان ہے، یہ کسی پارٹی یا حکومت کا معاملہ نہیں ہے، ہم سب نے مل کر اس کے خلاف جنگ کرنی ہے اور جدوجہد کرنی ہے۔ یہ جو واقعہ پرسوں ہوا ہے سپیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اگر اس میں پولیو ٹیموں کی طرف سے یا ویکسین میں کوئی اس طرح کی بات تھی تو اس کی بھی انکوائری کی جائے

اور اس کی حقیقت کو بھی سامنے لایا جائے۔ اگر اس پہ پروپیگنڈہ بھی ہوا ہے تو اس کا سخت ایکشن لیا جائے اور دوسری بات جو نگہت اور کزئی صاحبہ نے کی ہے، بلوچستان میں جو دہشتگردی کا واقعہ ہوا ہے جناب سپیکر! یہ بھی ہماری سیکورٹی ایجنسیز کے لئے لمحہ فکریہ ہے کہ دہشتگری جو تقریباً ختم ہو چکی تھی اور اب دوبارہ وہ سر اٹھا رہی ہے تو اس کے اوپر بھی ایکشن لینا چاہیئے اور ایک بات میں اپنے ضلع کی طرف سے کرنا چاہتا ہوں، یہاں میں نے اسمبلی میں ایک دفعہ جمیل عباسی جو وی سی ناظم تھا، قتل ہوا تھا، اس کی بات کی تھی اور آپ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے فوراً اس کے اوپر آئی جی صاحب کو لیٹر بھی لکھا تھا، تو میں آپ کو بھی اور ڈی آئی جی ہزارہ کو اور ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر کو مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ کل وہ قاتل گرفتار ہو گیا ہے جس نے نصف درجن قتل کئے تھے اور علاقے میں خوف وہراس پھیلا ہوا تھا Even کہ 90 فیصد لوگ باغ سے اور بانڈی سے ہجرت کر کے ایبٹ آباد آ گئے تھے، تو کل اس کی گرفتاری پر پورے علاقے میں خوشی کی لہر دوڑی ہے اور میں ڈی آئی جی ہزارہ اور اس کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جناب شہرام خان ترکئی صاحب، آنریبل منسٹر۔

وزیر بلدیات: شکریہ سپیکر صاحب! انتہائی Important topic ہے، کل کا واقعہ انتہائی افسوسناک ہے، Alarming ہے، Worrying ہے کہ کل جو واقعہ ہوا ہے پولیو کے حوالے سے، ایک عجیب سی کیفیت کل بن گئی تھی کہ ایک Panic create ہو گئی، پرابلم ہوئی یا نہیں ہوئی، اس کو ایک پروپیگنڈے کی طرح Propagate کیا گیا اس طریقے سے کہ اس کو اس لیول پہ Portray کیا گیا کہ سارے بچے Panic ہو گئے اور Panic ہونے کے بعد Obviously پھر والدین کو ان کو ہسپتال لانا پڑا And all of a sudden ہوا کہ پورے صوبے میں Campaign تھی اور پشاور، سوری پشاور میں تھی، آج اسی واقعہ کے حوالے سے صوابی میں بھی یہ ایشو ہوا کہ وہاں پہ کئی جگہوں پہ بڑوں نے پولیو ورکرز نے کہا کہ ہم ڈراپس نہیں دینا چاہتے بچوں کو، پھر مجھے ادھر اپنے لوگوں سے بات کرنا پڑی لیکن یہ پورے صوبے میں ایک ماحول بن گیا ہے بڑا Alarming۔ چونکہ ہیلتھ منسٹر کے پاس ساری ڈیٹیلز ہوں گی اور ہونی بھی چاہئیں لیکن Unfortunately کیونکہ آج وہ ہیں نہیں تو وہ بہتر بتا سکتے ہیں لیکن جہاں تک اس کی Seriousness کی بات ہے، انتہائی سیریس مسئلہ ہے، یہ ہماری Obligation بھی ہے اور ہماری Responsibility بھی ہے پوری اس اسمبلی کی اور پورے ملک کی اور سارے بزرگوں کی، بڑوں کی کہ اپنے بچوں کی بہتر اور Secured health کے لئے پولیو ڈراپس دینا ضروری ہے۔ دنیا میں اس وقت

میرے خیال سے If I am not wrong اس وقت میرے خیال سے دو ملک ہیں تیسرا شاید ہی کوئی ہو افغانستان اور پاکستان، جہاں پہ پولیو کا مسئلہ ہے اور نائجیریا May be ہے یا شاید وہ کلیئر کر گئے ہیں، مجھے زیادہ Clarity اس وقت نہیں ہے اس پہ لیکن شاید وہ دو یا تین ہوں لیکن ان میں سے یا دو تین میں سے ایک ہم ہیں۔ اب کل کے واقعے سے یہاں پہ بھی Alarming ہے اور Internationally بھی بڑا Alarming ہے، میں نے آج صبح ایک ویڈیو دیکھی کل کی کہ ایک ٹیچر ویڈیو پہ کہہ رہا ہے کہ جی بڑا مسئلہ ہو گیا، بچے بے ہوش ہو گئے، بچے خراب ہو گئے، بچوں کی صحت اور پھر بچوں کو اشارہ کرتا ہے کہ آپ لیٹ جائیں، بے ہوش ہو جائیں، میرے خیال سے اس ہاؤس میں سب نے دیکھی ہو گی، سوشل میڈیا پہ چل رہی ہے، (مداخلت) تو I thought کہ ٹیچر ہے یا ایس این جی پی ایل والا ہے، میں نے ایجوکیشن منسٹر اور ہیلتھ کو Forward کی ہے تو اس طرح کے لوگوں کے خلاف تو سخت کارروائی ہونی چاہیئے اور ہو بھی رہی ہے، حکومت نے Already اس کو پولیس نے جیل میں بھی بند کیا اور سخت سے سخت کارروائی ہو گی، اس طرح اور لوگوں نے بھی کیا ہو گا۔ کیا Conspiracy ہے، کیا وجہ ہے کہ یہ کیا گیا؟ Obviously اس میں پولیس، اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور پولیو کے جو فوکل پرسن ہیں، ان کی ٹیم ہے، وہ Investigate کر رہی ہے، At this point of time, it is too early کہ بندہ کہے کہ فلاں وجہ سے ہوا ہے لیکن ایشو بہت بڑا ہے، اس پہ کوئی شک نہیں ہے، سب کے لئے بہت بڑا ہے، اس پہ Already حکومت بات کر رہی ہے۔ جہاں تک انہوں نے بات کی کہ خوشدل صاحب اور صلاح الدین نے دونوں نے کہا کہ ہمارے حلقے ہیں، میں ہیلتھ منسٹر سے بات کر لوں گا، ان کو بالکل Loop میں رکھنا چاہیئے کیونکہ ان کے حلقوں سے Initiate ہوا تو وہاں پہ جو بھی Culprit ہے، جس نے غلط کام کیا ہے He should be put to task, accountable جو بھی ہے، اس کے ساتھ کوئی گزارہ نہ ہو، خواہ وہ کوئی بھی ہو، کسی طبقے، کسی پولیٹیکل پارٹی، کسی فیملی سے اس کا تعلق ہو، جس نے اتنا عظیم گناہ کیا ہے، اس کو سزا ملنی چاہیئے، اس میں تو کوئی دو رائے نہیں ہیں اور ان دونوں ایم پی ایز صاحبان کو ہم Loop میں رہیں گے۔ صلاح الدین صاحب نے ایک بات کی، خواہ مخواہ حکومت کا مطلب، کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کہ سیاست سے اوپر ہوتی ہیں، بالاتر ہوتی ہیں، وہ یہ ایک ایشو ہے، اس میں آپ کھڑے ہو کے یہ کہہ دینا اسمبلی میں کہ حکومت کی نااہلی ہے، ایک Array تھا اور بچے، Obviously panic تھی یا ان بچوں کو پولیو ڈراپس پلائے جا رہے تھے یا پورے پشاور کے بچے ایل آر ایچ میں اور بڑے دو تین ہسپتالوں میں لائے گئے

توPanic توCreate ہی ہونی ہے، ایکConfusion create ہونی ہے، ہر بندے نے اپنا بچہ ہاتھ میں اٹھایا ہوا ہے تو وہ کسی کے لئے صبر نہ کرے، ڈاکٹر بھی دل گردہ رکھنے والا ہے، چاہے نرس بھی ہے، ہیڈ ٹیکنیشن، سارے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا جو سٹاف ہے، وہ بھی انسان ہیں، وہ بھی اس سوسائٹی کے، ان کے بچوں کو بھی یہ پولیو، تو وہ خود بھی بے چارے Panic، اب ی سو Beds ہوں، اس میں پانچ سو بچے آ جائیں تو ایک ہی بیڈ پہ چار چار بچے، تو Obviously ایمرجنسی میں لٹائے جائیں گے اور ان کو Treat کیا جائے گا، کسی کو بغیر Treatment کے گھر واپس نہیں بھیجا گیا۔ ایک تو میں یہ Clarity کر دوں، Panic بالکل تھی، آپ کے لئے بھی تھی، ہمارے لئے بھی تھی، ہمارے دو تین چار ایم پی ایز بھی گئے، منسٹرز بھی گئے، ہسپتالوں میں سٹاف بھی تھا اور سارے اپنی ڈیوٹی کر رہے تھے بلکہ ہم سب نے کی، کیونکہ یہ قوم کا مسئلہ تھا۔ جہاں تک یہ کہہ رہے ہیں کہ حکومت، ہسپتالوں میں ایک مسئلہ تھا، یہی وہ ہسپتال ہے جہاں پہ بڑے بڑے دہشتگردی کے واقعات ہوئے، ایمرجنسی ہوئی اور ان ہسپتالوں نے ان مریضوں کو Treat کیا، لوگوں کو Facilitate کیا، تو Panic میں اور پرابلم میں اس طرح کے Issues definitely ہوں گے تو خواہ مخواہ حکومت کو ایک، باقی ممبرز نے ایسی کوئی بات نہیں کی، ایک ہی ممبر نے کھڑے ہو کر کہ حکومت کی نااہلی ہے، میں ہوتا تو پلان ہوتا، یہ تو ڈاکٹر ہے اور وہاں پر ان کی Treatment ہے، ان کا اپنا ایک Set system, procedure ہے، اس میں تو حکومت کا کوئی کام نہیں ہے، اگر Treatment نہ دی ہوتی تو پھر حکومت پوچھتی اور ایک Individual نے شاید غلطی کی ہو اور ابھی تک سامنے نہیں آیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ آخر میں میں یہ پھر کہنا چاہتا ہوں کہ انتہائی سیریس ایشو ہے، اس کو پورا ہاؤس سیریس لے گا سیاست سے بالاتر ہو کے، Political affiliation سے بالاتر ہو کے، جو Accountable ہو گا، سخت سے سخت کارروائی ہو گی، کسی قسم کا کوئی گزارہ نہیں ہو گا کیونکہ یہ ہمارے بچوں کے مستقبل کی بات ہے، اس قوم کے بچوں کے مستقبل کی بات ہے اور اس میں ہم بالکل All-out جائیں گے، کسی کے ساتھ کوئی گزارہ نہیں کریں گے۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے، یہ کچھ ملک دشمن عناصر نے کیا ہو گا Because کہ پولیو کی جو Disease ہے اور ہمارا ملک Is a victim اور پوری قوم کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ہم بچوں کو پولیو پلائیں کیونکہ کل آپ کے لئے اور ساری قوم کے لئے مسئلہ ہو جائے گا کہ ہماری Abroad travelling جو ہے Abstract ہو جائے گی اور اس ہاؤس سے ایک ایسا میسج جانا چاہیئے پوری

قوم کو کہ لوگ اپنے بچوں کو پولیو کے قطرے پلائیں، یہ Safe ہے، اس سے کوئی نقصان نہیں ہے اور اگر یہ نہ پلائے گئے تو بچوں کا نقصان تو ہوگا ہی ہوگا، ساتھ پوری قوم کا بھی ہوگا کہ آپ کے بچے باہر پڑھنے کے لئے جاتے ہیں، سٹڈی کے لئے اور کاموں کے لئے، روزگار کے لئے تو وہ سارے Suffer کر جائیں گے، تو میری گزارش یہ ہے کہ حکومت اور اپوزیشن بیٹھ کے ایک ریزولیوشن ڈرافٹ کریں اور وہ ریزولیوشن جانی چاہیئے یہاں سے کہ سارے لوگ پولیو کے قطرے اپنے بچوں کو پلائیں اور کمیٹی بن گئی ہے، وہ اپنا کام کرے گی، منسٹر صاحب نے جیسے کہہ دیا ہے، وہاں کے ایم پی ایز بھی Will be part of that، یہ بات کرلیں گے ہیلتھ منسٹر سے، اگر اس میں کسی جگہ سے کوئی کوتاہی ہے تو اس کو کسی صورت انہوں نے یقین دہانی کرادی ہے کہ کوئی معافی نہیں ہوگی اور ہونی بھی نہیں چاہیئے۔ جی، محمود بیٹنی صاحب۔

جناب محموداحمد جان: تهینک یو سپیکر صاحب۔ زه یو خبره کوم د سدرن ډسټرکټس په حوالې سره، د شهرام خان توجه غواړم، د عاطف خان توجه غواړم، سپیکر صاحب! دلته یوه جرګه شوې وه او یوه کمیټي جوړه شوې وه په دې حوالې سره چې کوم د اپوزیشن او د حکومت په مینځ کښې څه معاملات وی، په هغې باندې یوه فیصله شوې وه، په 35 او څه په 65 پرسنټ لیکن زه ډیر افسوس سره دا خبره کوم چې مونږ د جنوبي اضلاع دس ممبران دلته ناست یو او دوئ چې پرون یو ډائریکټیو ایشو کړې ده د جنوبي اضلاع سره، د سدرن ډسټرکټ په حوالې سره د ایریګیشن ډیپارټمنټ، په هغې کښې Totally د حکومت ممبرانو ته ئې ورکړې دی پیسې او د یو سازش په تحت باندې خالی د اپوزیشن لیډر نوم اچولے دے د یو سازش د پاره، نه د اپوزیشن نه چا درخواست ورکړے دے، نه څه د بل څه د پاره، زه دا پته کوم عاطف خان نه او د شهرام خان نه چې آیا تاسو سره اختیار شته چې تاسو یوه فیصله اوکړه، یو اختیار ورکړئ او یو فیصله اوکړئ، کم از کم په هغې Commitment خو اودریږئ۔ دا د پوره جنوبي اضلاع اے ډی پی خالی د پی ټی آئی د پاره ده؟ دا نور چې د اپوزیشن ممبران دلته راغلی دی او دلته دې هاوس کښې هر سړے Represent کوی، کم از کم د دوئ حق ولې وهی؟ یا خو تاسو سپینه خبره اوکړئ چې دا خالی حکومت د پاره ده چې کوم Commitment تاسو کوئ، هغه به مونږ نه پوره کوؤ چې تاسو نه پوره کوئ، مونږ ته هم لارې آزادې دی، عدالت آزاد دے، نورې هم خبرې آزادې دی، کم از

کم سپیکر صاحب! سازش د نه چلوی۔ دا تاسو اوګورئ لس کسان، د پی ټی آئی د پاره خالی ایشو شوی دی، دا اپوزیشن والا نشته، د اپوزیشن لیډر نوم خالی د سازش تحت اچولے شوے دے، ولې؟ زه د شهرام ترکئی نه دا پته کوم چې ستاسو کمیټۍ یوه فیصله اوکړه، تاسو سره اختیار نشته؟ چې اختیار نشته بیا تاسو دا خبره اوکړئ دې هاؤس ته چې مونږ سره اختیار نشته، مونږ بې وسه یو، کم از کم مونږ بیا د چا دروازه کهټکهټاؤ کوؤ، کم از کم تاسو خو دا خبره اوکړئ، آخر مونږ چا ته فریاد اوکړو سپیکر صاحب! چې تاسو ته فریاد اونکړو، تاسو ته خبره اونکړو، مونږ بیا چا ته اوکړو؟ دغه حکومت کښې ذمه دار کس څوک دے یا سینئیر منسټر دے یا شهرام خان دے، نور خو څوک راځی نه، نه وزیر اعلیٰ راځی، وزیر اعلیٰ سره خو ټائم نشته چې هاؤس ته راشی، کم از کم د دغه جنوبی اضلاع د ممبرانو سره د دا زیاتے نه کیږی، پوره اپوزیشن سره د نه کیږی او که کیږی نو مونږ به بیا د عدالت دروازه کهټکهټاوؤ۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ شاہدہ وحید صاحبہ، ایم پی اے، یہ پولیو سکینڈل تو ہو گیا، میرا خیال ہے اس پہ تھا ان کا، شاہدہ وحید کا۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر! مجھے اجازت دیں تاکہ میں بات کر سکوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> محترم سپیکر صاحب! آپ کا شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! یہاں پر آپ کے زیر سایہ حکومت اور اپوزیشن کی آپس میں دو چار دن ایک بیٹھک ہوئی اور آپس میں کچھ Commitment بھی ہوئی جو کہ بڑی خوش اسلوبی سے یہاں پر ہم نے وہ مسئلے آپس میں حل کئے۔ ابھی بیٹنی صاحب نے جس ایشو کو اٹھایا ہے، یہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ میں ہمارے جنوبی اضلاع کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے ڈائریکٹیوز جاری کئے ہیں اور وہاں پر صرف اپوزیشن لیڈر کو پانچ کروڑ روپے ڈائریکٹیوز میں دیئے ہیں اور باقی کوہاٹ سے لیکر کرک، لکی مروت، ٹانک، ڈی آئی خان سب گورنمنٹ ممبران کو دس دس کروڑ روپے دیئے ہیں، تو ایک بات یہ بھی ہوئی تھی کہ وہاں پر کلاس فور کا مسئلہ ہے، وہ بھی جوں کا توں ہے اور یہاں پر بات ہوئی تھی DDAC کی کہ جہاں پر ہمارے ایم پی ایز ہیں، ابھی وہاں پر چترال میں ہمارے لئے محترم ہیں، تقریباً ڈھائی ہزار کی آبادی کا ایک ممبر ہے جو کہ دوسری اقلیتوں سے بھی مختلف ہے، صرف کیلاش وادی جو ہے تقریباً، مجھے اندازاً صحیح فگر کا نہیں ہے، ڈھائی ہزار ہوں گے، اس کو وہاں پر DDAC کا

چیئرمین بنایا ہے اور باقی جو وہاں پر ہمارے ایم پی اے ہیں، وہاں پر جو Reserved خاتون ہیں، ان کو بھی DDAC کی چیئرمین کی پوسٹ دی گئی ہے، تو لہذا ایک تو یہ ہے کہ جو مجھے دیئے گئے ہیں پانچ کروڑ روپے، جب تک اپوزیشن کو وہ نہیں دیں گے مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے فنڈ کی کہ میں کوئی فنڈ لے لوں، (تالیاں) کوئی ایسی بات نہیں اور نہ میرے علم میں ہے، ہم تو اس لئے رک گئے تھے، ہم نے بات بھی کی تھی کہ اس اسمبلی کو ہم چلائیں بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ، ایک اچھے ماحول میں اور رابطہ بھی، یہاں پر ہمارے فنانس منسٹر ابھی نہیں ہیں، اس نے کیا تھا عنایت اللہ خان کے ساتھ اور پھر عنایت اللہ خان نے میرے ساتھ کیا اور پھر کمیٹی بن گئی اور 35 فیصد اور 65 فیصد پہ فیصلے ہوئے، ورنہ ہم نے تو ایک وکیل کو Hire کیا تھا اور 35 ایم پی ایز کی طرف سے ہم کیس داخل کروا رہے تھے، تو صرف آج ہم ایوان میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس Agreement کی Violation اپوزیشن نے نہیں کی، وہ حکومت نے کی ہے، ابھی ہم آزاد ہیں، جس طریقے سے بھی اپنا حق لینا ہوا، لے سکتے ہیں، اگر یہاں پر اسمبلی کے فلور پہ ہوا یا ہم کورٹ میں جائیں گے تو کل وہ جرگے والی بات ہو، وہ اس طرح نہ ہو کہ نہیں، یہ Commitment اپوزیشن نے توڑی ہے، ہم اس Commitment پہ آج بھی (قائم) ہیں لیکن گورنمنٹ اس سے بھاگ گئی ہے اور جب وہ صحیح راستے پہ نہیں آ رہی ہے، ہمیں تو ایک DDAC کا چیئرمین دیا ہے، Reserved نہیں ہے، شاید ہم مشورہ کرتے ہیں کہ وہ بھی آپ کو تحفے میں بھیج دوں، آپ کا بھی پھر نہیں ہوگا ان شاء اللہ کوئی، ایک DDAC چیئرمین سے کوئی طوفان نہیں آئے گا ہمارا، وہاں پر ابھی بات تھی خوشدل خان کی، وہ سٹینڈنگ کمیٹی ایگریکلچر والی، تو ابھی گورنمنٹ مجبور کر رہی ہے کہ ہم ساری سٹینڈنگ کمیٹیوں سے Resign دے دیں، گورنمنٹ ہمیں مجبور کر رہی ہے کہ ہم سارے DDAC کا ایک چیئرمین دیا، اس سے دے دیں اور ابھی ہم صرف یہاں پر وہ راستہ اختیار کر رہے ہیں جو کہ آج کل قومی اسمبلی میں وہاں پر اپوزیشن نے اختیار کیا ہے لیکن ہم تو بڑے وقار کے ساتھ اور کھلے دل کے ساتھ یہاں پر گورنمنٹ کے ساتھ مسئلے کو حل کرنا چاہتے ہیں لیکن جب وہ حل کرنا نہیں چاہتے تو اپوزیشن کے لئے تو پھر کوئی اس طرح مسئلہ نہیں ہے اس ایوان میں مسائل کو اٹھانا، اس پر بات کرنا، تو لہذا آپ کے علم میں میں صرف یہی لا رہا تھا کہ آج گورنمنٹ اس Commitment سے ابھی پیچھے ہٹ گئی ہے اور کوئی ذمہ دار آدمی ہمارے پاس یہاں شاید، وہ ذمہ دار لوگ بیٹھے ہیں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میرا جواب وہ کس انداز سے دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، منور خان صاحب!۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: اس کے بعد آپ کر لیں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر! یہی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

<u>جناب سپیکر</u>: ایک چیز ختم ہو پھر اس کے بعد دوسری پہ آئیں نا، Mix کر دیں گے تو پھر منسٹر جواب کس کا دے گا؟

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: صحیح ہے سر۔ جناب سپیکر! جیسے اپوزیشن لیڈر اکرم خان درانی صاحب نے بات کی ہے، ہم نے کافی دنوں تک انتظار کیا اور آخر کار، جناب سپیکر! اگر آپ توجہ دیں، لیکن آج جناب سپیکر! ہمارے اپوزیشن لیڈر بھی مایوس ہو چکے ہیں اور جس طرح جناب سپیکر! یہ ڈائریکٹیو ایشو ہو چکا ہے جیسے جنوبی اضلاع میں صرف بنوں کا ایک اور وہ بھی سازش کے تحت کہ اکرم خان درانی کو پانچ کروڑ روپیہ دیئے گئے ہیں اور میرے ساتھ یہ سارے جتنے بھی جنوبی اضلاع والے بندے بیٹھے ہیں، کیا وہ نمائندگی نہیں کرتے اپنے بندوں کی؟ اس لئے سر! میں اپنے میڈیا کے بھائیوں کو بھی یہی کہتا ہوں کہ یہاں پہ اسمبلی کے فلور پر بھی جنوبی اضلاع کے صوبے کی بات کی تھی تو اس وجہ سے کی تھی کہ کیا ہم اسی طرح مایوسی کا شکار رہیں گے؟ وہاں پہ جناب وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب نے بھی تھوڑا گلہ کیا کہ ملاکنڈ کو چیف منسٹری ملی ہے تو اس وجہ سے آپ ان پر اعتراض کر رہے ہیں، ہم ان پہ اعتراض نہیں کر رہے ہیں لیکن اگر اسی طرح آج اکرم خان درانی صاحب اس کمیٹی، اس جرگے کی بات کی ہے، میں شروعات اپنے طور پر اس لئے کرتا ہوں کہ میرا جتنی بھی کمیٹیوں میں نام ہے، میں ان کمیٹیوں سے احتجاجاً مستعفی ہوتا ہوں، (تالیاں) اور میں اپنے دوسرے بھائیوں سے بھی یہی ریکویسٹ کروں گا کہ آج سے بس یہ اعلان کر لیں کہ ہم کسی کمیٹی میں نہیں جائیں گے، جتنی بھی سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں، ان سے ہم انکار کرتے ہیں اور اس سے ہم Resign کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ابھی اکرم خان درانی صاحب کو بھی ہم پریشرائز کریں گے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: آپ گورنمنٹ کا جواب سن لیں پھر Aggressive ہوں۔

<u>جناب منور خان ایڈوکیٹ</u>: جواب تو سن لیں گے لیکن سر! میں اپنے طور پر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ذرا شہرام خان ترکئی کو سنتے ہیں جو آپ کو Respond کریں گے، شہرام خان ترکئی صاحب!

جناب منور خان ایڈوکیٹ: شہرام خان کے نالج میں ہے یہ بات، اگر یہ ان کے نالج میں نہ ہوتی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Respond کریں شہرام خان، پوائنٹ آگیا، شہرام خان سے جواب سن لیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! مجھے بھی اجازت دیں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد بابک صاحب! اگر آپ Satisfied نہیں ہوتے پھر آپ بات کر لیں۔ شہرام خان ترکئی صاحب! Respond کریں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب شہرام خان (وزیر بلدیات): بابک صاحب کچھ فرمارہے ہیں، یہ سارے مل کر بات کر لیں پھر ایک ہی جواب دیتے ہیں، یہ بابک صاحب بھی بول رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا بات کریں، بابک صاحب کچھ کہتے ہیں۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر! مانگنے سے کبھی حقوق ملے ہیں؟

جناب سپیکر: فنڈ نہیں مانگتا۔ (قہقہہ)

جناب سردار حسین: نہیں نہیں، جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن نے بات کی اور جناب سپیکر! آپ کے علم میں ہے، آپ بھی دوسری دفعہ حکومت میں ہیں اور اس سے پہلے بھی ماشاء اللہ آپ اگر حکومتوں کا حصہ نہیں رہے بھی تو آپ اسمبلی کا ضرور حصہ رہے ہیں اور میں ابتداء ہی دن سے پانچ سال میں نے یہاں پہ گزارے ہیں لیکن حکومت یہ بات ثابت نہیں کر سکتی کہ میں نے کبھی حکومت کو کہا ہو کہ آپ مجھے فنڈ دیں اور مجھے پتہ بھی ہے کہ جو Slogan ان لوگوں کا ہے کہ "اب نہیں تو کب" اور "ہم نہیں تو کون" تو ہم تو "ہم" میں آتے نہیں ہیں، جناب سپیکر! ہم "ہم" میں نہیں آتے، جنوبی اضلاع میں نو ممبران کو فنڈز ایشو ہوئے ہیں، اب یہ تو دنیا کے سامنے جانا چاہیئے کہ یہی وہ انصاف کے تقاضے ہیں آخر، یعنی دنیا کے کس قانون میں، اسی صوبے کے وسائل کا اختیار یعنی حکومت اپنے منظور نظر افراد کو دیں گے۔ میری تو ابتداء ہی دن سے لیڈر آف دی اپوزیشن سے یہی ریکویسٹ رہی تھی کہ ہمیں عدالت کے پاس جانا چاہیئے۔ چار اجلاسات ہوئے ہیں، چار اجلاسات میں، میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ وزراء کے پاس اختیار نہیں ہے لیکن اس میں کوئی شک بھی نہیں ہے جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے، لہذا عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے ہم نے انتظار آٹھ مہینے صرف اسی لئے کیا اور مجھے پتہ تھا، میں نیا نہیں تھا، مجھے طریقہ واردات کا معلوم تھا، میں اب بھی کوئی توقع نہیں کر رہا ہوں، تو عوامی نیشنل پارٹی تمام

قائمہ کمیٹیوں سے استعفیٰ دے رہی ہے، (تالیاں) توجناب سپیکر! (تالیاں) جناب سپیکر! آج میرے اس اعلان کو آپ Written form میں سمجھیں اور میرے جتنے بھی ممبران ہیں، جتنے بھی ممبران ہیں، Just now، ابھی ابھی، ابھی وہ آپ کو اپنے استعفیٰ سٹینڈنگ کمیٹیوں کے دے دیں، (تالیاں) ہمیں طریقے بھی آتے ہیں اور ہمیں راستے بھی معلوم ہیں۔جناب سپیکر! ہم بھیک نہیں مانگ رہے ہیں، ہم اسی صوبے کے Elected لوگ ہیں، اسی صوبے کے وسائل پر ہمارا آئینی حق ہے۔جناب سپیکر! جس طرح ہم اسی صوبے کے منتخب نمائندوں اور باشندوں کی حیثیت سے قرضے ادا کر رہے ہیں جناب سپیکر! گلہ نہیں رہے گا پھر، نہ گلہ کرنا چاہیئے، میں تو عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر کی حیثیت سے نہ گلہ کرتا ہوں، نہ ریکویسٹ کرتا ہوں، نہ بھیک مانگتا ہوں، جو راستے ہمارے لئے کھلے ہیں ان شاء اللہ وہی راستے اپنائیں گے اور اسی راستے پر ان شاء اللہ اپنے عوام کو بتائیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Who will respond?

شہرام خان، شہرام خان! آپ Respond کریں گے۔جی، درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: سپیکر صاحب! جو مسئلہ میں نے (بیان) کیا، میرے خیال میں میرے بابک صاحب اور باقی ساتھی، اپوزیشن لیڈر نے جو بات کی، وہ سب سیاسی جماعتوں کی طرف سے کی ہے، اس میں سے پیپلز پارٹی بھی Resign دے گی، نون والے بھی دیں گے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جمعیت علماء اسلام والے بھی دیں گے۔۔۔۔۔

(تالیاں)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: کوئی ایک ممبر بھی اپوزیشن میں جو کہتا ہے کہ میں ہوں، وہ سارے ان شاء اللہ سٹینڈنگ کمیٹیوں سے آج ہی ہم اپنے دفتر میں جاتے ہیں اور آج ہی میرے خیال میں اس کے بعد بیٹھنا بھی ضروری نہیں ہے، ضروری بات یہ ہے کہ ہم ابھی نکلیں اور استعفیٰ بھیجیں اپنے چیمبر سے اور اس کے بعد کوئی بات ہو تو وہ بعد میں کر لیں گے۔ٹھیک ہے جی، مہربانی۔

(تالیاں)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

<u>Mr. Speaker</u>: Maliha Bibi, to move her resolution after rules relaxation.

محترمہ ملیحہ علی اصغر خان: ہاں جی، Rules relax ہو گئے ہیں یا میں-----

جناب سپیکر: Yes، پہلے Rules relax ہونے ہیں۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Ms: Maliha Ali Asghar Khan: I wish to move that rule 124 may be relaxed under rule 240 and I may be allowed to move a resolution in this august House.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. So, the Member is allowed to move her resolution.

Ms: Maliha Ali Asghar Khan: Thank you Mr. Speaker. I move this resolution on behalf of Aisha Bano, Nighat Orakzai, Sumaira Shams, Momina Basit, Aasia Khattak, Samar Billor, Humaira Khatoon, Aasia Khattak-----

(Pandemonium)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ ابھی کافی بزنس رہتا ہے ہمارا۔

قرار دادیں

Ms: Maliha Ali Asghar Khan: Rabia Basri, Sitara Afreen, Maria Fatima, Sajida Hanif, Zeenat Bibi and Shahida Bibi and including me, Maliha Ali Asghar Khan.

This House acknowledges its obligations to support and enact domestic legislation in the light of Pakistan's International and Regional human rights based obligations. It also condemns all laws and acts of injustice, discrimination and violence against girls and that result from child marriages. Furthermore, it recognizes that the Constitution of Pakistan guaranteed empowerment and protection of women, therefore, this House calls upon the government and this esteemed House to repeal the Child Marriage Restraint Act, 1929, to ensure harsher punishments to perpetrators to strengthen implementation system and mechanism to raise the age of marriage of girls to eighteen years and to ensure budgetary

allocation for effective implementation to end discrimination, which is in clear violation of the Constitutional guarantees. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed.

(Applause)

جناب سپیکر: ریزولیوشنز ختم کر لیتے ہیں، ریزولیوشنز ختم کر لیتے ہیں۔ شہرام خان صاحب! ریزولیوشنز ختم کر لیتے ہیں، ایک دو، Rules relaxed ہیں تو ریزولیوشنز ختم کر دیتے ہیں۔

Honourable Member Muhammad Abdul Salam Sahib, to move his resolution No. 211.

جناب عبدالسلام خان: تھینک یو مسٹر سپیکر صاحب۔ چونکہ صوبائی حکومت نے صوبے کے عوام کو عموماً غریب اور نادار عوام کو خصوصاً صحت کی مفت سہولیات باہم فراہم کرنے کے لئے صحت انصاف کارڈ کے اجراء کا سلسلہ صوبہ بھر میں شروع کر دیا ہے جس سے بڑی تعداد میں صوبے کے غریب عوام مفت علاج کی سہولت سے مستفید ہو رہے ہیں، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے پرزور سفارش کرتی ہے کہ صوبائی اسمبلی کے تمام ملازمین کو صحت انصاف کارڈ کا اجراء کیا جائے تاکہ وہ بھی صوبے کے دیگر غریب عوام کی طرح مفت علاج کی سہولت سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سپیکر! یہ مشترکہ قرارداد ہے، حکومتی اور اپوزیشن ممبران کی مشترکہ قرارداد ہے۔

جناب سپیکر: یہ ریزولیوشن، لاء منسٹر صاحب! ریزولیوشن جو پیش کی ہے انہوں نے، اس پر فنانشل بھی آ رہی ہیں چیزیں۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں صرف اس پر Comment کر رہا ہوں، عبدالسلام صاحب نے جو ریزولیوشن پیش کی ہے صحت انصاف کارڈ کے حوالے کہ وہ صوبائی اسمبلی کے ملازمین کو دی جائے، تو سر! اس میری عرض یہ ہے، گزارش یہ ہے کہ ویسے بھی یہ حکومت نے اعلان بھی کر دیا ہے اور Decide بھی کر دیا ہے کہ صوبے کے جتنے بھی لوگ ہیں، تو صوبے کے لوگوں میں پھر صوبائی اسمبلی کے ملازمین بھی آتے ہیں کہ ان سب کے لئے صحت انصاف کارڈ فراہم کیا جائے، تو سر! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ بھی شامل ہیں ان میں، سب شامل ہیں۔

وزیر قانون: ہم سب، میں بھی شامل ہوں، آپ بھی سر! اس میں شامل ہیں، جتنے لوگ صوبے میں رہتے ہیں، سب اس میں شامل ہیں۔

جناب سپیکر: یہ تو پھر سارا کام ہو گیا جی۔

وزیر قانون: تو چلیں سر! اگر ریزولیوشن پاس کرنا چاہ رہے ہیں تو اس میں کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Ravi Kumar, honourable Member, to move his resolution.

جناب روی کمار: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ ایک مذمتی قرارداد ہے جو کہ پچھلے دنوں سری لنکا میں جو دھماکے ہوئے تھے، اس حوالے سے ہے، یہ متفقہ طور پر جنہوں نے سائن کی ہے، اس میں ہمارے منسٹر شہرام خان ترکئی صاحب، محمود جان ڈپٹی سپیکر، نگہت اورکزئی صاحبہ، پیر مصور خان، سید فخر جہاں باچا، سردار اورنگزیب نلوٹھا، سردار حسین بابک، آنریبل ایم پی اے عنایت اللہ، ایم پی اے شفیع اللہ صاحب، آصف خان صاحب اور لیاقت علی خان صاحب نے سائن کئے ہیں۔

سری لنکا کے شہر کولمبو میں دہشتگردی کا جو افسوس ناک واقعہ ہمارے مسیحی بھائیوں کے چرچز میں اور مقامی ہوٹلوں میں ایسٹر کے موقع پر ہوا ہے، جس میں تین سو سے زائد لوگ شہید ہوئے اور چھ سو کے قریب زخمی ہوئے ہیں، خیبر پختونخوا اسمبلی اس المناک واقعے کی پرزور مذمت کرتی ہے کیونکہ کسی بھی مذہبی عبادات کی جگہوں پر دھماکے کرنا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب روی کمار: انسانیت کے اصولوں کے خلاف ہے اور کوئی بھی مذہب انتہاء پسندی کی اجازت نہیں دیتا۔۔۔۔

جناب سپیکر: خواتین کی زیادہ آواز آ رہی ہے۔

جناب روی کمار: ہم اس دکھ کی گھڑی میں سری لنکن عوام کے ساتھ برابر کے شریک ہیں اور خداوند باری تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ غمزدہ خاندانوں کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا لوکل گورنمنٹ مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 5A, Honorable Minister for Local Government, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2019, in the House.

Mr. Shahram Khan (Minister for Local Government): Thank you Mr. Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2019, in the House, please.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

Minister for Local Government: Thank you.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا حصول اراضی مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 06. The Minister for Revenue and Estate, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once. Law Minister! Please, on behalf of the Revenue Minister.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, I hereby move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, may be taken in to consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Clause 1 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stand part of the Bill? Those

who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. First amendment in Clause 2 of the Bill, Mr. Khusdil Khan Advocate, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of the Bill. So, withdrawn.۔ وہ ہے ہی نہیں Second amendment in Clause 2 of the Bill. Mr. Inayatullah, MPA, to please move his amendment in Clause 2 of Bill, so lapsed. Now the question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The original Clause 2 stands part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا حصول اراضی مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Law Minister, on behalf of Revenue Minister, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, may be passed, Law Minister.

Minister for Law: Thank you Mr. Speaker. Mr. Speaker, I hereby move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Acquisition (Amendment) Bill, 2019, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed unanimously. 'Call Attentions', Call attention No. 247, Mian Nisar Gul Sahib, MPA, to please move his call attention notice No. 247, not around, so lapsed. Ms. Samar Haroon Bilour Sahiba, MPA, to move her call attention notice No. 324, not around, so lapsed. Item No. 08, 'Discussion on return of Overseas of Khyber Pakhtunkhwa from Middle East and its implication on society': Who will first?

کون بات کرنا چاہے گا جی؟ ایجنڈا آئٹم نمبر 8، میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب! یہ چونکہ اپوزیشن کا ایجنڈا تھا، آپ اور ایک اور ممبر چلے جائیں ان کے پاس اور۔۔۔۔۔

جناب سلطان محمد خان(وزیر قانون): سر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ جس بات پہ وہ خفا ہوئے ہیں سر! تو اس پہ ٹائم بڑا لگے گا، ان کو راضی کرنے میں اور سر! ان کے بغیر ہاؤس ادھورا بھی ہے، ہم ذرا وہ بھی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: افسردہ ہیں۔

وزیر قانون: افسردہ بھی ہیں کہ وہ نہیں ہیں اور مزہ بھی نہیں آرہا کہ وہ جب ہمیں، ہم بات کرتے ہیں وہ ہمیں، خالی کرسیوں کو ہم دیکھتے ہیں تو مزہ بھی نہیں آرہا ہے، وہ ہمیں تنگ بھی کرتے ہیں، ہمارے اوپر اعتراض بھی کرتے ہیں تو سر! میری ریکویسٹ یہ ہے کہ آج کے لئے ایڈجرن کردیں، ان کو ہم ان شاء اللہ منالیں گے، ہاؤس میں لائیں گے لیکن آج کے لئے سر! ریکویسٹ سب کی طرف سے یہی ہے کہ ایڈجرن کردیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آج آپ ایک دو لوگ پہلے ان کے پاس چلے جائیں، میں ایڈجرن کر دیتا ہوں۔ ٹھیک ہے؟

وزیر قانون: ہاں جی، ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 01:30 pm, Wednesday, 24th April, 2019.

(اجلاس بروز بدھ مورخہ 24 اپریل 2019ء دوپہر ڈیڑھ بجے تک کے لئے ملتوی ہوگیا)

نوٹ: اسمبلی سیکرٹریٹ کے اعلامیہ No.PA/Khyber Pkhtunkhwa/Bills/2019/56351 dated 23-04-2019 کے روسے 24 اپریل 2019 تک ملتوی شدہ اجلاس بروز جمعہ مورخہ 26 اپریل 2019 دوپہر دو بجے طلب کیا گیا۔